السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اعمال کا وزن کیونکر ہوگا حالانکہ یہ عمل کرنے والوں کے اوصاف اور معنوی چیزیں ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے غیبی امور کے بارے میں ہم یہ بات بطور اصول و قانون بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے ذمے تسلیم و رضا ہے۔ ہمیں ’کیوں اور کیسے‘‘ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ تاہم علمائے امت نے اس سوال کے جواب میں کہا ہے کہ اعمال کو ایک جسمانی صورت دی جائے گی اور پھر انہیں ترازو کے پلڑے میں رکھا جائے گا، اس طرح ان کے ہلکے یا بھاری ہونے کا اندازہ ہوگا اور اس کی ایک مثال صحیح احادیث میں یوں آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ’’قیامت کے روز موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور اہل جنت کو ندا دی جائے گی تو وہ متوجہ ہوں گے اور نظریں اٹھا کے دیکھیں گے اور دوزخیوں کو آواز دی جائے گی تو وہ بھی متوجہ ہوں گے اور نظریں اٹھا کے دیکھیں گے کہ کیا ہوا؟ تو موت کو ایک مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور ان سب سے پوچھا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: "اے اہل جنت! ہمیشگی ہے موت نہیں، اور اے اہل نار! ہمیشگی ہے موت نہیں۔‘‘ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ مریم، (کہیعص) حدیث: 4730۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب النار یدخلها الجبارون، حدیث: 2849۔) اور ہم سب جانتے ہیں کہ موت ایک معنوی چیز ہے تو اللہ تعالیٰ ایک جسمانی شکل دے دے گا۔ اور ایسے ہی اعمال کے لیے ہوگا اور وہ وزن کیے جائیں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 46

محدث فتویٰ